Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاِنَّ عِیْسٰی اِبْنَ مَرْیَمَ اَتَی بِاَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ اللّٰہِ اَحْمَدَ

جلد قومی نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یومیہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۰ رجب ۱۴۰۰ھ ؛ ۴ احسان ۱۳۵۹ ہش ؛ ۴ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۲۷

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ قبر پر صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی

ربوہ ۳ احسان / جون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بنت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو آج صبح بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

صاحبزادی صاحبہ کی عمر ۴۷ سال تھی وہ یکم اور ۲ جون کی درمیانی رات قریباً ایک بجے شب انتقال فرما گئیں تھیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ آج صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ موصوفہ ۱/۱۰ کی موصیہ تھیں۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کروائی۔ اس موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ احباب اور دیگر احباب جماعت موجود تھے۔

محترمہ امۃ السلام صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ نصرت جہاں کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کی شادی محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں سے محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد، محترم صاحبزادہ مرزا سلیم احمد، ثریا بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب آصفہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب انیسہ فوزیہ بیگم صاحبہ بیگم میجر ملک بشیر احمد صاحب زندہ موجود ہیں۔ جبکہ آپ کی ایک بڑی صاحبزادی محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ قادیان میں فوت ہو گئی تھی۔ آپ کے ایک صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب قریباً ۳۲ سال کی عمر میں دو تین سال پیشتر انتقال کر گئے تھے۔ آپ کا ذکر سیدنا حضرت المصلح الموعود نے آپ کی آمین کے موقعہ پر یوں کیا تھا۔ ؎

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔• ربوہ ۳ احسان / جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع کے مطابق

حضور کی صحت ویسی ہی ہے

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے اور محبوب امام کو جلد از جلد مکمل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے اعلیٰ مقاصد میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین۔

۔• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ویسی ہی ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے صاحبزادی امۃ السلام کی نماز جنازہ غائب پڑھائی

اسلام آباد ۲ جون۔ حضرت اقدس نے آج اپنی قیام گاہ بیت الفضل میں مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور بیگم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضور نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی اور ہماری چچازاد بہن آج وفات پا گئی ہیں۔ وہ مجھ سے دو تین سال بڑی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کو ان سے بہت پیار تھا۔ اور ان کے بچپن میں انہیں پاس رکھا کرتی تھیں۔ وہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ اب میں ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ دوست ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

احمدی طلباء کیلئے نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں کہ جو احمدی طلباء یا طالبات ۱۹۸۰ء میں یونیورسٹی / بورڈ یا محکمہ تعلیم کے وظائف کے امتحان میں اوّل دوم یا سوم آئے ہوں انہیں حضور کی طرف سے طلائی تمغہ جات بطور انعام دیئے جائیں گے۔

ایسے احمدی طلباء فوری طور پر اپنے صدر صاحبان جماعت / امراء کرام کی تصدیق سے نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔

تقسیم تمغہ جات کی تقریب انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۳/۶/۸۰ بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ اپنے دست مبارک سے ان طلباء کو یہ انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائیں گے۔

اپنے حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل بھی لکھیں۔ (ناظر تعلیم)

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

امتحان دینے والے بچوں کے نتائج کی فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی ترقی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر خواہ وہ پاس ہو یا فیل اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور ایدہ اللہ کو اطلاع دے گا وہاں حضور ایدہ اللہ نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل
۲۰ رجب ۱۴۰۰ھ
۴ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرتِ انسانی کا ایک طبعی خاصہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو مذہب قیامت تک پسند کیا اسے اسلام کا نام دیا اور اس مذہب کی ایک بڑی خصوصیت یہ بتلائی کہ یہ مذہب فطرت کے اصولوں پر استوار ہے۔ اس مذہب کو دین فطرت کہا گیا۔ یعنی اس کے اصول و ضوابط میں کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کے فطرتی تقاضوں کے خلاف ہو اور جن پر عمل کرنے سے اس کی فطرت روک بنے۔ دین فطرت اسلام کے ان اصول و ضوابط کا ذکر قرآن حکیم میں جا بجا ملتا ہے۔

قرآن کریم نے متقیوں اور خدا سے تعلق استوار کرنے والے بندوں کی متعدد نشانیاں بتائی ہیں۔ ان میں ایک نشانی یوں بیان فرمائی ہے کہ:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ (البقرہ: ۳-۴)

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی صفات میں تیسرے نمبر پر انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ متقی کی یہ پہچان ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف یہ نشانی بتانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضرور کچھ نہ کچھ خرچ کرنا چاہیئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ (الحدید: ۱۱)

ترجمہ:۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔

یعنی اس مادی دنیا میں جو کچھ انسان کے ہاتھ میں ہے۔ آخر انسان اسے چھوڑ کر مر جائے گا اور وہ خدا ہی کے قبضہ میں آئے گی۔ اس لطیف اشارے سے یہ بات واضح کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا انسانی فطرت کا ایک حصہ رکھ دیا گیا ہے اور اس بات کو تہدید آمیز پیرائے میں بیان کر کے انسان کو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے تاکہ سستی کرنے والے اپنی اصلاح کر سکیں۔

اللہ کے راستے میں خرچ کرنا انسانی فطرت کا حصہ ہے کہ اس کے دسترخوان پر اگر دو آدمیوں کا کھانا پکا ہوا ہے تو فقیر کے دستک دینے پر ان میں سے تیسرے آدمی کا حصہ نکال لیا جاتا ہے اور یہ عین فطرت کے مطابق عمل ہے اور اسلام نے اسی فطرتی اصول کو متقیوں کی ایک صفت قرار دے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پھر متقی کی ایک اور علامت بیان فرمائی ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ یعنی جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں۔ کیونکہ عام طور پر یہ فطرت انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آ جاوے تو کچھ نہ کچھ اسے ضرور دے دیتا ہے گو گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آ کر صدا کی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دے گا۔ یہ امر زیر ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ عام ہے۔ کوئی خاص شے روپیہ پیسہ یا روٹی کپڑا مراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ ص۱۷)

انفاق فی سبیل اللہ کی بنیاد فطرت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اہم حکم کو اس انسانی ضرورت کے تحت ہی بندوں پر لاگو کیا ہے تاکہ ایک طرف تو معاشرے کا نظم و ضبط برقرار رکھنے میں مدد ملے اور غریب اور مسکین افراد بھی زندگی کی ضروریات میں سے اپنا حصہ لے سکیں۔ دوسری طرف اس فطرتی تقاضے کو ایک اور طرح سے بھی لاگو کیا گیا ہے۔ اور یہ بات انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ کبھی ایک منزل پر قناعت نہیں کرتا بلکہ فطرت کی گہرائیوں میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ انسان ہر ممکن طریق سے آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ انفاق فی سبیل اللہ کے اس اہم حکم دراصل فطرت انسانی اپنی ترقی کا ایک اور زینہ بنانا چاہتی ہے چنانچہ دین فطرت کے اس اہم تقاضے کو اس مرحلے پر بھی قرآن کریم محسوس کرتا ہے اور اس تقاضے کو محض ایک ابتدائی سطح پر ہی رکھ کر نہیں چھوڑ دیتا بلکہ مومنوں اور متقیوں کو یہ بشارت بھی دیتا ہے کہ:۔

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الحج ۳۰-۳۱)

ترجمہ:۔ اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں ان کو خوشخبری دے دے۔ ایسے لوگوں کو کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی (خوش خبری دے دے) جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے (ہماری خوشنودی کے لئے) اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

فطرت کا یہی وہ تقاضا ہے کہ جب اپنی بلندیوں پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوش خبری کا مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ اور اللہ جلشانہٗ کی اس درجہ رضامندی کا موجب ٹھہرتا ہے کہ خود عرش کا خدا اس کو مبارک باد دیتا ہے۔ اس فطرتی تقاضے کا ایک پہلو تو عام انفاق فی سبیل اللہ ہے جس میں اپنے کسی مال میں سے کچھ نہ کچھ دے دیا جاتا ہے۔ مگر اس کا دوسرا تقاضا جبکہ اللہ کے راستے میں خرچ پر فکر سے بے نیاز ہو کر کیا جاتا ہے اس عمل کو آسمانی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انفاق دو قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی دوسرا نتیجہ اثر نبوت۔ فطرتی تو وہی ہے ..... کہ تم میں سے کون ہے اگر کوئی قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو آ کر سوال کرے اور تم اسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو۔ کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے۔ اور یہ بھی میں نے بتا دیا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں۔ خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اس کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے مگر بموجب منشاء هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔

اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے۔ تو اس میں مِمَّا رہتا ہی نہیں کیونکہ وہ جب تک مِمَّا کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس غلت غائی تک نہیں پہنچتا جو قرآن مجید کی ہے لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود اس کا ہر فعل ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا کمال یہی ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے منشاء کے موافق ہے۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ ص۱۷-۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ

(۵)

اشاعتِ اسلام کے ذرائع

ہسپانیہ میں آغازِ اسلام ۶۳۶ء سے لے کر طارق کے حملہ (۹۲ھ) ۷۱۱ء تک اشاعتِ اسلام کی کوششوں کے ذکر کے بعد ہسپانیہ کی فتح ۹۲ھ مطابق ۷۱۱ء سے مسلمانوں کے ہسپانیہ سے اخراج ۱۵۰۲ء تک اشاعتِ اسلام کی آٹھ سو سالہ تاریخ کی روشنی میں، ان اسباب، طریقوں اور ذریعوں کا اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے جن کے باعث ہسپانیہ میں اسلام پھیلا۔ مضمون کے اس حصہ کی تیاری میں خصوصاً آرنلڈ کی کتاب کے ترجمہ "دعوتِ اسلام" کو مدنظر رکھا گیا۔

اسلامی فتوحات:

اسلام جبر و تشدد کا مذہب نہیں نہ یہ زورِ بازو اور تلوار سے پھیلا ہے بلکہ مفتوحہ علاقہ کے لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے جوں جوں فتوحات حاصل کیں۔ اس سے متاثر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ چنانچہ آرنلڈ لکھتے ہیں:۔

"بہت سے عیسائی افراد و شرفاء بھی خواہ خلوصِ نیت سے خواہ دیگر اغراض سے مسلمان ہو گئے"

(دعوتِ اسلام صفحہ ۱۳۸)

اسی طرح سابقہ عیسائی حکومت کے ظلم و تشدد سے تنگ آکر حملہ آوروں کو فرشتۂ رحمت سمجھ کر اسلام قبول کیا۔ بقول مشہور مؤرخ:۔

"یہودیوں نے حملہ آوروں کو اپنا نجات دہندہ سمجھ کر ان کا خیر مقدم کیا"

(مقری جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

ظلم کی چکی میں پسنے والے ہسپانیہ کے غلاموں کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ انہوں نے بھی اپنے مستقبل کو فاتحین سے وابستہ کرتے ہوئے۔ ان کا مذہب قبول کر لیا۔

ان کو نیا مذہب قبول کرنے سے علاوہ اور فوائد کے آزادی ایسی عظیم نعمت حاصل ہوتی تھی چنانچہ سب سے پہلے مسلمان ہونے والے یہی لوگ تھے۔ ان غلاموں کی تقلید میں ملک کے بت پرستوں نے بھی جنکا پتہ ۶۹۳ء تک لگتا ہے اسلام قبول کیا۔ (دعوتِ اسلام صفحہ ۱۳۸)

قدیم عقائد کا اثر اور عیسائیت سے بیزاری:

قدیم عقائد بھی آرنلڈ کے نزدیک اسلام پھیلنے کا موجب بنے۔ لکھتے ہیں:۔

"اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق تصور آریوسی کے عقائد سے مطابقت رکھتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ ان آریوسی عقائد نے لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا ہو"

(دعوتِ اسلام صفحہ ۱۴۰)

اختصار کے پیشِ نظر آرنلڈ صاحب کے اس قول کے تجزیہ یا نقد و بحث سے صرفِ نظر کرتے ہوئے، ہم اہلِ سپین کی عیسائیت سے بیزاری کا ذکر کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں عیسائیت بگڑ چکی تھی۔ حتیٰ کہ خود عیسائی پادری اخلاقی گراوٹ اور عیش و عشرت میں مصروف تھے۔ گرجاؤں میں حسین عورتوں کے جھرمٹ ہر وقت موجود رہتے۔ پادری دین کو چھوڑ کر دنیاوی اغراض میں پڑ گئے تھے۔ چنانچہ آرنلڈ صاحب کے نزدیک:۔

مسلمان علماء اور بزرگ:

مسلمان علماء اور بزرگوں نے کئی طریق سے تبلیغ کی۔ اوّل اپنے عمل کے ذریعہ سے چنانچہ ہسپانیہ میں بہت سے بزرگ اور علماء ہوئے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے علاوہ وہاں کئی علماء اور صوفی پیدا ہوئے جن کو دنیا سے کوئی تعلق نہ تھا ان میں قاضی المنذر، قاضی ابن بشیر مصعب، یحییٰ بن یحییٰ ابن کثیر، ابن حزم، ابن رشد وغیرہ علماء کے عملی نمونہ سے کئی لوگ مسلمان ہوئے، آرنلڈ اس کی تائید میں لکھتے ہیں:۔

"علاوہ بریں پرہیزگار اور پارسا طبائع کے لئے اسلام میں یہ کشش بھی تھی کہ مسلمانوں کے درمیان سرگرم اور متقی لوگوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ جس کے سربراہ راسخ العقیدہ علماء تھے"

(دعوتِ اسلام صفحہ ۱۴۲)

دوم۔ ان علماء نے زبانی بحث مباحثوں اور تبلیغ کے ذریعہ بھی اسلام پھیلایا۔ شاہِ سپین ہشام کو امام فقہ مالک بن انس رح سے خاص عقیدت تھی انہوں نے مدینہ میں امام صاحب کے پاس تحصیل علم کے لئے سپین سے آدمی بھیجے جو واپس آکر حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی عقائد بیان کرتے اور پھیلاتے تھے۔

سوم: مسلمان علماء سپین کے حکمرانوں پر اپنا رسوخ استعمال کر کے بھی لوگوں کے قبولِ اسلام کا باعث بنے، ہشام کے دربار میں مائیکلوں کا رسوخ اس قدر تھا کہ قاضی اور امراء و وزراء ان سے ڈرتے تھے۔ ان کے کہنے پر استحقاق تک دے دیتے۔ خود بادشاہ ان کی بات کو رد نہ کر سکتا۔

مسلمان علماء کے بادشاہوں سے اس تعلق کے پیشِ نظر کئی لوگ ان کے مریدین کر مسلمان ہوئے۔ آرنلڈ لکھتے ہیں:۔

"بعض اوقات اس (علماء کی) جماعت کو امورِ سلطنت میں بڑا دخل حاصل ہوتا تھا وہ لوگوں کے مذہب اور اخلاق کی اصلاح کے لئے بڑی جدوجہد کرتی تھی"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۶)

مسلمان سلاطین

ہسپانیہ کے مسلمان سلاطین نے بھی مختلف ذرائع سے اسلام کی اشاعت کی۔

دینی رغبت:

ہشام، الحکم اور عبدالرحمٰن الناصر شریعتِ اسلامیہ کے پابند تھے۔ وہ سپین میں اسلام قائم رکھنا چاہتے تھے کہ اس کے ساتھ ان کی حکومت وابستہ تھی اور

"بادشاہوں کو اشاعتِ دین کی طرف راغب دیکھ کر علماء بھی تبلیغ اسلام میں خصوصیت سے حصہ لینے لگے"

(تاریخ اندلس صفحہ ۲۶۰)

انعام و اکرام:

مسلمان حکمران جہاں مسلمانوں پر انعام و اکرام کرتے تھے اور جسے دیکھ کر لوگ مسلمان ہوتے کہ ان پر بھی انعام و اکرام کے دروازے سے کھلیں وہاں غیر مسلموں سے بھی یہ سلوک روا رکھتے اور مسلمان ہونے پر ان کے عہدوں میں ترقی دیتے۔ اس سے بہت سے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔

(تاریخ اندلس صفحہ ۲۶۰)

غلاموں کی آزادی:

مسلمان سلاطین نے اشاعتِ دین کا یہ طریق بھی جاری کیا۔ غلاموں کو اپنے پاس تربیت دے کر آزاد کر دیتے ان میں سے اکثر مسلمان ہو جاتے ان کو بلند عہدوں پر فائز کیا جاتا۔ ان غلاموں کو راہِ راست پر لانے کے لئے بادشاہ خود تبلیغ بھی کرتے مؤرخین نے الناصر کے زمانہ میں ان غلاموں کی تعداد ۱۲ ہزار تک بیان کی ہے۔

(تاریخ اندلس صفحہ ۲۶۰)

مسلمانوں کی رواداری

مسلمانوں نے عیسائیوں۔ یہودیوں وغیرہ سے حکمران ہونے کے باوجود۔ رواداری۔

انصاف اور مساوات کا سلوک کیا۔ غیر مسلموں کو ان کے تمام حقوق حاصل تھے۔ مسلمان حکمرانوں نے اس کا خاص خیال رکھا عیسائیوں اور یہودیوں کے بچوں کو بھی تعلیم دلوانے کا انتظام کیا ان کے وظیفے مقرر کئے۔

"ہزارہا عیسائی اور یہودی یہ وسیع القلبی دیکھ کر مذہب اسلام کے شیفتہ و حریفہ ہو گئے۔"

(تاریخ اندلس صفحہ ۳۶۰)

اسی طرح ہسپانیہ کے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی بھی حاصل تھی۔ آرنلڈ نے ان لفظوں میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے وہ کہتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ عربوں نے عیسائی مذہب کے بارہ میں رواداری کی جو روش اختیار کی تھی اس نے ملک گیری میں ان کے لئے بڑی آسانی پیدا کر دی تھی۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۲)

پھر لکھا ہے:۔

"عیسائی لوگ اپنے مذہب کی پیروی کے سلسلہ میں آزاد تھے تمام عبادات آزادی سے بجا لاتے بلکہ ایک بار گرجا کی تعمیر کی اجازت بھی انہیں مل گئی..... اندلس کی اسلامی حکومت نے اپنی عیسائی رعایا کے سلسلہ میں جس رواداری اور بے تعصبی سے کام لیا..... اس سے دونوں قوموں میں ایک حد تک یگانگت پیدا ہو گئی۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۲)

مسلمان تاجر اور سوداگر:

ہسپانیہ میں مسلمان تاجر اور سوداگر بھی اسلام پھیلانے کا باعث بنے۔ دوسری اشیاء کے علاوہ خصوصاً یہ لوگ کتب کا بیوپار کرتے تھے۔ اقطار عالم میں تاجر بھیجے جاتے، بہت سا مال انہیں دیا جاتا اور کتابیں منگوائی جاتیں۔ اسی طرح عرب ممالک سے بھی مسلمان تاجر یہاں آتے۔ قرطبہ میں کتابوں کا الگ بازار تھا (نفح الطیب اردو ترجمہ صفحہ ۱۸۰) سکاٹ نے لکھا ہے کہ:۔

"الحکم کے عہد میں قرطبہ میں ۲۰ ہزار تاجران کتب تھے۔"

(اخبار الاندلس جلد ۳ صفحہ ۹۹)

یہ لوگ جو کتابوں کی تجارت کے لحاظ سے علمی سوجھ بوجھ بھی رکھتے تھے، دین سے خوب واقف ہوتے اور تبلیغ اسلام کا موجب بنتے۔

مطالعہ اور مباحثے:

جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ اسلامی اندلس میں ہر شخص لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ قرطبہ و غرناطہ کے بے شمار کتب خانوں میں لاکھوں کتابیں تھیں صرف الحکم کے پاس ۵ لاکھ کتب تھیں۔ ہر گھر میں پڑھنے کی کتاب ہوتی۔ امراء کی امارت کا معیار کتب شمار کیا جاتا۔ عیسائی مسلمان بچوں کے ساتھ تعلیم پاتے علمی اعتبار سے وہ بھی پیچھے نہ تھے۔ چنانچہ اس علمی عہد میں جہاں دن رات کتب خانے۔ عوام و خواص کے لئے کھلے رہتے تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی مذہبی مطالعہ و تحقیق جاری رکھتے۔ چنانچہ کئی لوگ اسلامی لٹریچر، جو بڑی کثرت سے موجود تھا۔ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے علوم اور لٹریچر کا اپنے علوم سے موازنہ کر کے وہ اسلام کی علمی و مذہبی برتری کے قائل ہوتے اور بالآخر اسلام قبول کر لیتے۔ آرنلڈ نے لکھا ہے کہ:۔

"اس (ہسپانیہ) کی شعر و شاعری، اس کا فلسفہ و حکمت اور اس کا آرٹ، یہ سب چیزیں عقل سلیم کو اپنی طرف کھینچتی تھیں..... اس کے علاوہ عیسائیوں کے علوم اور ان کا لٹریچر مسلمانوں کے علوم و فنون کے مقابلہ میں حقیر اور ادنیٰ درجے کا نظر آتا ہو گا چنانچہ ان علوم و فنون کے مطالعہ سے بھی عیسائیوں کو قبول اسلام کی طرف رغبت ہوئی ہو گی۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۶)

اسی طرح جب تحریک مولدین کا عیسائیوں کی طرف سے آغاز ہوا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر بھانسی کی سزا لینا کار ثواب سمجھا تو مسلمانوں نے مباحثات و مناظرات اور تحریری طور پر انہیں سمجھایا اور اس طور پر اسلام کی تبلیغ کی۔ چنانچہ کئی لوگ ان عیسائی شہداء کے خلاف ہو گئے۔ (تاریخ اندلس صفحہ ۲۸۷)

تبلیغی تحریکیں:

آرنلڈ کہتا ہے:۔

"جب مسلمانوں نے ان (اہل ہسپانیہ) میں اپنی تبلیغی کوششیں بھی شامل کی ہونگی تو تو مسلمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہو گا۔"

اگرچہ ہسپانیہ میں تبلیغ کا کوئی خاص نظام رائج نہ تھا مگر جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے علماء کی کثرت اور بادشاہوں کی دینی رغبت تبلیغ کا باعث بنی رہی اس کے علاوہ وہ تبلیغی تحریکیں بھی قابل ذکر ہیں جن سے وقتاً فوقتاً اشاعت اسلام کا فریضہ ادا ہوتا رہا۔ ان میں مرابطین و موحدین کے نام اہم ہیں۔

(۱) مرابطین کی خالص مذہبی و تبلیغی تحریک گیارہویں صدی میں کہ لمتونہ سے تعلیم یافتہ دو اشخاص یحییٰ اور عبداللہ نے شروع کی۔ یہ لوگ افریقہ آئے۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے ہوئے حتیٰ کہ ایک حکومت قائم کر لی اور بعد میں ہسپانیہ میں بھی حکومت کی۔ بقول آرنلڈ:۔

"اندلس کے پناہ گزین مسلمانوں نے اس تبلیغی تحریک میں حصہ لیا" (دعوت اسلام صفحہ ۳۱۱)

غرضیکہ اس تحریک کے مبلغین نے ہسپانیہ میں اپنے عہد حکومت میں بھی اور اس سے قبل بھی اشاعت اسلام کی۔

(۲) دوسری تحریک موحدین کی ہے جس کا بانی "تومرت" نامی بغداد کا تعلیم یافتہ تھا۔ اس کے مذہبی شغف سے لوگ اس کے معتقد ہوئے تو اس نے مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔ تاہم اس نے مسلمانوں کو دعوت دی کہ یہ زمانہ آداب دینیہ کے پھر زندہ کرنے کا ہے اور میں فضائل اسلام اور عدل کو از سر نو زندہ کرنے آیا ہوں"

(تاریخ ملت جلد ۴ صفحہ ۱۳۶)

قطع نظر اس کے دعویٰ کے اس کے نیک خیالات، اور تبلیغی اثرات اہل ہسپانیہ پر بھی ہوئے۔ خاص طور پر اس زمانہ میں جبکہ یہ لوگ ہسپانیہ میں حکومت کرنے لگے۔ تومرت نے عقیدہ توحید پر بربریوں کی زبان میں کتب لکھیں جو تبلیغ کا اہم ذریعہ تھیں۔

(دعوت اسلام صفحہ ۳۱۱)

اسلامی تمدن:

ہسپانیہ کی فتح کے بعد یہاں عرب عدنانی۔ قحطانی، بربر اور افریقی قبائل آباد ہوئے۔ ان کے اسلامی طرز معاشرت اور مذہبی اثرات کے نتیجہ میں کئی لوگ مسلمان ہوئے۔

(تاریخ اندلس صفحہ ۸۵)

یہی وہ اسلامی تمدن تھا جو یورپ کی موجودہ تمدنی و علمی ترقی کا محرک ہوا۔ آرنلڈ کہتا ہے:۔

"مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان میل ملاپ بڑھا۔ اور اکثر ان کے درمیان شادیاں ہونے لگیں۔ اکثر عیسائیوں نے عربی نام رکھ لئے تھے۔ اور ظاہری رسم و رواج میں بھی ایک حد تک اپنے مسلمان ہمسایوں کی تقلید کرتے تھے۔ مثلاً بہت سے عیسائی ختنہ کرتے تھے۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۳)

اس تمدنی اثر کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اوضاع و اطوار اور اخلاق اپنا کر بالآخر عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ مذہبی اثرات کا اعتراف عیسائی بشپ الواروس کرتا ہے:۔

"حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام نے عیسائیوں کے عقائد کو متاثر کیا تھا۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے پادری بھی اس سے متاثر تھے تو عام عیسائیوں پر کس قدر زیادہ اثر ہوا ہو گا چنانچہ ۹۳۶ء میں مسلمانوں کے عیسائیوں سے میل ملاپ کو روکنے کی تحریک اٹھی تاکہ ان کے مذہبی عقائد متاثر نہ ہوں۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۴۵)

(باقی)

خون کی فوری ضرورت

خاکسار کے ایک دوست مکرم رانا بشیر احمد صاحب لاہور سروسز ہسپتال میں سخت بیمار ہیں۔ انہیں خون کی سخت ضرورت ہے۔ براہ کرم (A-) اے نیگیٹو گروپ کا خون جس احباب کا ہو وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ اگر لاہور کا کوئی دوست ہو تو ہسپتال میں جا کر خون دے دے۔ نوازش ہو گی۔

ظفر اللہ

کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحیم صاحب مالاباری کی یادیں

(مکرم ریٹائرڈ میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی)

(۲)

عبدالرحیم صاحب مالاباری اور سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی منصوری دونوں ہر دو اصحاب کا انگلش کا ہینڈ رائٹنگ بہت لاجواب تھا مالاباری صاحب بہت اعلیٰ پایہ کی انگریزی لکھتے تھے اور اگر کبھی انگریز پرنسپل طلباء میں انگریزی زبان کی کسی غلطی پر اختلاف ہو جاتا تو عبدالرحیم صاحب مالاباری کی رائے کو مستند تسلیم کیا جاتا تھا۔ آپ کالج سٹوڈنٹ رہے تھے جب کہ کلکتہ کے عیسائی ہفتہ وار اخبار "EPIPHANY" کو لاہور سے چھپی انگریزی میں لکھنے اور اپنا مذہبی سوال پیش کرتے اور جب اس اخبار کا ایڈیٹر آپ کی تحریر کو شائع کرنے کے ساتھ ٹال مٹول کا جواب چھاپتا تو آپ فوراً لاہور کے ہفتہ وار احمدیہ اخبار "SUNRISE" میں مضمون لکھ کر عیسائی اخبار کے ایڈیٹر کے جواب پر تنقیدی مضمون لکھتے اور اس کے جواب کی غیر ذمہ داری کا بھانڈہ پھوڑتے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مجھے احمدیہ بازار میں عبدالرحیم صاحب مالاباری مل گئے۔ ہم کھڑے اردو میں بات چیت کر رہے تھے کہ احمدیہ مدرسہ کی طرف سے ان کے بہنوئی عبداللہ مالاباری صاحب اگر بتی بیچتے ہوئے گذرے تو عبدالرحیم صاحب مالاباری کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

YOU TWO ARE UNIVERSITY STUDENTS BUT NOT TALKING IN ENGLISH. I AM ASTONISHED TO SEE THAT:

یعنی تم دونوں یونیورسٹی کے طالب علم ہو لیکن انگلش میں مکالمہ نہیں کرتے ہو مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے"!

لیکن عبدالرحیم صاحب مالاباری اپنے بھائی کی طرح مشفقانہ انداز میں اردو میں ہی گفتگو کرتے رہے اور اپنے بہنوئی صاحب کی تنقید کا کچھ بھی نوٹس نہ لیا۔

کالج عرصہ بعد عبدالرحیم صاحب مالاباری نے لاہور میں ٹیوشنز لے کر پڑھانا شروع کر دیا تھا اور اسی کے لئے ہوسٹل چھوڑ کر اسی علاقہ میں کمرہ کرایہ پر لے کر رہائش رکھتے تھے جہاں ٹیوشن پڑھاتے رہتے یعنی فلیمنگ روڈ پر اور ساتھ ہی اپنی کالج کی پڑھائی بھی کرتے تھے۔ اپنا کھانا بھی STOVE چولہے پر پکاتے تھے لیکن بعد میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بچوں کو مالیر کوٹلہ میں پڑھانے کا کام مل گیا تھا۔ مجھ پر تاثر یہ ہے کہ بی اے پاس کرنے کے بعد آپ اپنے وطن مالابار چلے گئے اور وہیں پر (B.T.) بی ایل (یعنی ایل ایل بی) پاس کر کے ایڈووکیٹ ہو گئے تھے۔

ایک مرتبہ ۱۹۳۱ء میں خاکسار نے ترجمہ کر کے ایک مضمون ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان میں چھپوایا اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر چند اشعار ہفتہ وار اخبار فاروق قادیان میں چھپوائے تو مالابار سے مجھے آپ کا خط آیا کہ ہم نے آپ کا مضمون اور نظم دونوں پڑھے ہیں۔

یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ نہ صرف سلسلہ کے جملہ اخبارات و رسائل آپ خریدتے تھے بلکہ بغور پڑھتے تھے لکھنے والوں کی ہمت بڑھا کر حوصلہ افزائی کرنا آپ کے اخلاقِ فاضلہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی منصوری والوں کے انتقال پر آپ نے ان کی تعزیت کے سلسلے میں خط بھیجا لیکن کوئی جواب انہیں نہ گیا تو عبدالرحیم صاحب مالاباری کا خط مجھے آیا جس میں اس بات پر قلق کا اظہار کیا گیا تھا۔ آپ نے لکھا کہ ان کے بچوں کو کیا معلوم کہ احمدیہ ہوسٹل میں میرے اور سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی کے باہمی تعلقات حقیقی بھائیوں کی طرح تھے۔ جب یہ خاکسار بیوہ گیا تو بیگم صاحبہ فیضی کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ میرا بیٹا ملازمت کے سلسلہ میں کراچی میں رہتا ہے۔

جب عبدالرحیم صاحب مالاباری کو یہ علم ہوا کہ ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب تبلیغ اسلام و احمدیت کے فریضہ پر فیجی تشریف لے گئے ہیں تو مالاباری صاحب نے لکھا کہ وہ کتنے خوش نصیب ہیں اور رشک کی نگاہ سے دیکھا۔

مالاباری صاحب نے اپنے خط میں کئی ہم عصروں کا ذکر کیا لیکن ہر ایک کے نام سے پیشتر "جناب" کا لفظ استعمال کیا ہوا تھا۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ہر ایک کی ان کے دل میں کتنی تکریم تھی جس سے ان کے اخلاق فاضلہ پر بخوبی روشنی بھی پڑتی ہے۔

اپنے بڑے بھائی مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل مالاباری کے انتقال پر آپ نے لکھا کہ تمام مخالفین بہت خوش ہیں کہ یہاں اب احمدیت کی تبلیغ اور بحث میں حصہ لینے والا اتنا لائق ثانی کوئی نہیں رہا لیکن الحمد للہ کہ عبدالرحیم صاحب مالاباری نے جماعت کی خدمت جاری رکھی اور کیرالا کی احمدیہ کانفرنس کی صدارت بھی آپ نے کی تھی جس کی تفصیل روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ اہل و عیال کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواستِ ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ سکینہ بی بی صاحبہ بعارضہ بخار و پیٹ درد بیمار ہیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں بغرض علاج داخل کرایا گیا جہاں سے کچھ دن علاج کے بعد انہیں فارغ کر دیا گیا ہے۔

(عبدالحی تاندلیانوالا ضلع فیصل آباد)

(۲) مکرم محمد یعقوب صاحب کئی سال سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (مبارک احمد ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

(۳) خاکسار کے والد محترم اور بیٹی عزیزہ منصورہ بیگم اہلیہ عبدالقیوم صاحب کھوکھر کئی روز سے بیمار ہیں دونوں مریض جسمانی لحاظ سے کافی کمزور ہو گئے ہیں۔

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال نواب شاہ سندھ)

(۴) کراچی میں مقیم میرے ایک قریبی عزیز کی "دت" کئی سال سے کمزور چلی آ رہی ہے۔ عزیز موصوف اپنے گھر میں واحد کمانے والے ہیں۔ چار بچیاں ہیں جن کی پرورش ان کے ذمہ ہے۔

(محمد شفیق بس میکر محلہ دھرم سالہ سیالکوٹ)

(۵) خاکسار پر ۱۸ رمئی کو ضعفِ قلب کا حملہ ہوا ہے علاج معالجہ کے نتیجہ میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مگر تکلیف جاری ہے۔

(ملک سلطان احمد معلم وقفِ جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات)

(۶) خاکسار کی اہلیہ محترمہ کئی دن سے گردن اور سر میں ٹیسیں پڑنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دائیں آنکھ میں بھی بہت تکلیف ہے طبیعت بہت نڈھال ہے لاہور لے جا کر ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کیا ہے۔

(عبدالرحمان انور پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۷) میرا ایک بیٹا اور بیٹی بعض عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بچے کی علالت تشویش ناک شکل اختیار کر گئی ہے۔ دیگر بچے بھی بعض عوارض کا شکار ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔

(عبدالکریم سینٹری انسپکٹر ڈی۔ ایچ۔ او آفس نیو میر پور)

(۸) میری والدہ محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اب انہیں دماغی عارضہ بھی لاحق ہو گیا ہے۔ نیز میرے چچا جان محترم مشتاق احمد صاحب کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔

(کوثر ناہید بنت ڈاکٹر محمد نواز صاحب چک ۵۶۳ ضلع فیصل آباد)

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یومِ خلافت" کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ ربوہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر انتظام یومِ خلافت کا جلسہ ہوا جس کی صدارت حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ نجم النساء صاحبہ نے کی۔ نظم مکرمہ رضیہ صاحبہ دارالصدر شرقی نمبر ۱ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ خلافت کی اہمیت، اس کی عظیم الشان برکات و انعام اور خلافت ثانیہ کے بابرکت دور سے متعلق تقاریر ہوئیں۔ موقع کی مناسبت سے نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں اور اختتام پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطبات میں خلافت کی اہمیت واضح فرمائی اور خلافت ثالثہ کے عہد کی بابرکت تحریکات پر عمل کرنے، خلافت سے وابستہ رہنے اور خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات بکثرت جلسہ میں شامل ہوئیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

سیالکوٹ شہر

سیالکوٹ شہر میں جلسہ یومِ خلافت ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز عشاء جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی میں زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعت مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ نے "خلافت کی ضرورت و اہمیت" پر خطاب فرمایا۔ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے "برکات خلافت" کے موضوع پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ دین کی مضبوطی اور غلبہ کے لئے یہ ایک واحد نظام ہے اور کوئی بھی دنیوی نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آخر میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت سادہ عام فہم اور دلنشین انداز میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات بیان کیں۔ دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مسجد کو رنگین بلبوں سے سجایا گیا تھا اور احباب بڑے ذوق و شوق سے بکثرت شریک ہوئے۔ اجلاس کی کارروائی اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔

(خواجہ غلام احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد سیالکوٹ شہر)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

۲۷ مئی کو چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے (سہ پہر) تک لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام جلسہ یومِ خلافت مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امۃ الرشید امین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ (مقامی) اور محترمہ ثریا جبین صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ (مقامی) نے مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعض ناصرات الاحمدیہ نے خوش الحانی سے منظوم کلام سنایا اور خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے نہایت شرح و بسط سے "نظام خلافت کی اہمیت اور برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خلافت موہبت الٰہیہ اور انعام خداوندی ہے اور اس بابرکت نظام سے قوم ترقی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

(نصر اللہ خان ناصر شاہد مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ)

میانوالی شہر

میانوالی شہر میں جلسہ یومِ خلافت ۳۰ مئی کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نثار احمد خان مربی سلسلہ نے یومِ خلافت منانے کی غرض اور اس کی اہمیت پر تقریر کی۔ مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مکرم صوبیدار بشیر احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر خطاب کیا۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب نے "برکات خلافت" پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے خلیفہ کے وجود کی ضرورت، خلافت ثالثہ اور اس کی تحریکات پر حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں تقریر کی۔

جلسہ کی کارروائی مکمل ہونے پر محترم امیر صاحب ضلع کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو چائے پیش کی گئی۔

(نثار احمد خان شاہد مربی سلسلہ میانوالی)

بدوملہی ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ بدوملہی نے ۲۷ مئی کو مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے "خلافت کی اہمیت اور ضرورت" پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم صدر جلسہ نے "خلافت کی برکات" پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جلسہ دعا اور اس عہد کو کہ ہم خلافت کی مضبوطی اور استحکام کی خاطر آخر دم تک ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے تازہ کرنے کے ساتھ برخواست ہوا۔

اگلے روز صبح مسجد میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی اقتدا میں نماز تہجد ادا کی گئی جس میں خلافت کے استحکام کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کی گئیں اور نماز فجر کے بعد حضور کی صحت کی خاطر دو چھترؤں کی قربانی بھی دی گئی۔

(حنیف احمد محمود مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی)

گولیکی ضلع گجرات

گولیکی ضلع گجرات میں جلسہ یومِ خلافت ۲۸ مئی کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم صالح محمد صاحب مربی سلسلہ منعقد ہوا جس میں مقامی جماعت کے انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم امیر مقامی صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد یار صاحب، مکرم پیرزادہ محمد اکبر سقراط صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اور خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(ڈاکٹر نذیر احمد سندھو قائد مجلس خدام الاحمدیہ گولیکی)

منڈی بہاء الدین ضلع گجرات

جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین کے زیر اہتمام خاکسار کی صدارت میں جلسہ یومِ خلافت ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم مولوی محمد علی صاحب بھروانہ مربی سلسلہ نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی اہمیت، خلیفۂ وقت کا مقام اور اس کی اطاعت کی ضرورت اور خلافت کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں کے عناوین پر روشنی ڈالی۔ مکرم ظہور احمد صاحب بابر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" اور خاکسار نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(بدر عالم قائم مقام امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین)

قصور شہر

قصور شہر میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم شیخ محمد اسلم صاحب ۳۰ مئی کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم قیادت احمد صاحب ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ مقامی نے قدرت ثانیہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زرین ارشادات الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ خاکسار نے یوم خلافت منانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور صدر جلسہ نے خلافت کی برکات اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور احباب کو خلافت سے متعلق انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قواعد متعلقہ وظائف ادائیگی حقوق طلبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس تعلیمی پالیسی کا اعلان اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر، خطبات جمعہ اور مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء میں فرمایا ہے اس کی روشنی میں مندرجہ ذیل قواعد ترتیب دیئے گئے ہیں:۔

(۱) ان وظائف "ادائیگی حقوق" طلباء و طالبات کا اجراء ۱۹۸۰ء سے ہوگا۔

(۲) وظائف کا فیصلہ طلباء و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔ اور صرف اسی قدر امداد دی جائے گی جو کسی طالب علم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہوگی۔

(۳) درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جائے گی۔

(۴) صرف انہی امیدواروں کی درخواستیں قابل قبول ہوں گی جنہوں نے:۔

الف:۔ کوئی تعلیمی سال ضائع نہ کیا ہو (سوائے معقول استثناء کے)

ب:۔ محکمہ تعلیم، بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فیصدی نمبر لئے ہوں۔ اور

ج:۔ ان امتحانوں میں علی الترتیب اوپر کی تین سو (پرائمری اور مڈل کے امتحان میں) یا دو سو (میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں) یا بیس (یونیورسٹی کے امتحان بی اے۔ بی ایس سی میں) اور سات (ایم اے۔ ایم ایس سی کے امتحان میں) پوزیشنز میں سے کوئی پوزیشن حاصل کی ہو۔

(۵) وظائف کی کل رقم کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی۔ جو امتیازی فہرست (MERIT LIST) کی بنیاد پر سب سے زیادہ مستحق امیدواروں میں اس طرح تقسیم کی جائے گی کہ ان کے ایک تعلیمی سال کا خرچ پورا ہو سکے۔

حضور کی خدمت میں ان وظائف کے لئے درخواستیں بھجوانے والے طلبہ اور ان کے والدین، ان قواعد کے تحت ہی درخواستیں بھجوائیں۔ اور ان کو مدنظر رکھ کر ہی صدر صاحبان جماعت، امراء کرام ان درخواستوں کی تصدیق فرمائیں۔

نمونہ درخواست فارم "الفضل" مورخہ ۶ مئی ۱۹۸۰ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ درخواستیں اسی کے مطابق بھجوائی جائیں۔

(ناظر تعلیم)

سیالکوٹ شہر میں مجلس مذاکرہ

۲۷ مئی یوم خلافت کی تقریب پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر تشریف لائے تو ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ۶ بجے سے ۸ بجے شام تک ۲۳ ماڈل ٹاؤن میں ایک مجلس مذاکرہ کا انتظام کیا گیا جس میں مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ چالیس غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے جنہوں نے جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات پیش کئے۔ اور محترم مولانا موصوف نے نہایت دلچسپ انداز میں اور مدلل جوابات دیئے جن سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ یہ تقریب مجلس میں موجود غیر از جماعت احباب کو جماعت سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کا ایک بہت عمدہ طریق ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

(خواجہ غلام احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر)

فضل عمر درس القرآن ۱۹۸۰ء

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ جون تا ۸ جولائی مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

تمام صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں ایسی طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہونگے۔

معیار اول:۔ جن طالبات کی تعلیم بی اے یا اس سے اوپر ہوگی۔

معیار دوم:۔ جن کی تعلیم بی اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیار سوم:۔ جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی طالبات کی فہرستیں دفتر لجنہ مرکزیہ میں ۲۳ جون تک پہنچ جانی چاہئیں گذشتہ سال بعض ایف اے۔ بی اے طالبات نے معیار سوم کا امتحان دیا تھا ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آنے والی بچیوں کو سمجھا دیا جائے۔ ہر بچی موسم کے مطابق بستر، ایک پلیٹ، گلاس، پرچ پیالی ساتھ لے کر آئے۔ قرآن مجید قلم دوات اور تین کاپیاں بھی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مکرم چوہدری محمد فضل داد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ربوہ ۳۰ مئی کو ساڑھے گیارہ بجے شب تقریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت عمر تقریباً ۷۷ سال تھی۔ ۳۱ مئی کو بعد نماز مغرب محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مسجد المہدی گول بازار کے قریب میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہالیان ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔ بعد میں موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ہی کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالرشید خالد ۱۰/۱۱ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اعلان برائے موصی احباب

موصی دوست دفتر سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کی دفتر کو لکھی ہوئی چٹھیوں کا فوراً جواب آجائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نمبر وصیت اپنی چٹھی میں لکھا کریں اور اسی طرح اپنا موجودہ پتہ بھی صاف طور پر لکھا کریں تو اس طرح جلد جواب دینے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے امید ہے کہ موصی احباب اس پر عمل فرماویں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جلد نتائج پیدا کرے آمین۔

(خواجہ غلام احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر)

"خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۶ جون بروز جمعہ شروع ہو رہے ہیں، ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید اور انصار اللہ کا فرض

(نوٹ) یہ اعلان ۱۲ مئی میں کچھ غلط شائع ہو گیا ہے۔ درست صورت یہ ہے
سیدنا حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب جہاد ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو۔"

یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم وقف جدید کو انتہائی مالی قربانیوں سے مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔ مالی استطاعت رکھنے والے معاونین خاص میں شامل ہوں۔ دفتر اطفال میں ہمارے بچے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں۔ وعدہ جات زیادہ سے زیادہ معیاری ہوں۔ قائدین و زعماء ان جملہ امور میں انتہائی مساعی فرما کر ان کے معین نتائج سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو آگاہ کریں۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم ازراہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم کے ساتھ ارسال مرکز کر دی جائیں۔ اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کا تیار کیا جائے۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے اور وصول شدہ رقم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو اگلے دو پہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کی بھانجی عزیزہ سعیدہ اصغر صاحبہ پروفیسر گورنمنٹ کالج راولپنڈی کی اچانک وفات پر بہت سے احباب اور عزیزوں کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط اور پیغامات اور بعض عزیزوں نے گھر پر آکر تعزیت فرمائی ہے۔ خاکسار ان سب کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین۔ فرداً فرداً جواب دینا مشکل تھا۔ اس لئے بذریعہ الفضل خاکسار سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

عطاء الرحمٰن قریشی ۱۱ کینال گلبرگ II لاہور

درخواست دعا خاکسار کی طبیعت اکثر خراب ہے اور کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری نصیر احمد الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور

فضل عمر درس القرآن ۱۹۸۰ء

۲۳ جون تا ۸ جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ جون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں ایسے طلباء اور طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیار اوّل۔ جن طلباء و طالبات کی تعلیم بی۔ اے یا اس سے اوپر ہوگی۔ مولوی فاضل منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیار دوم:۔ جن کی تعلیم بی۔ اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیار سوم:۔ جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد اور طالبات کی فہرستیں صدر لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں ۲۲ جون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کی تدفین بقیہ صفحہ اوّل

سلام اللہ کی پہلی عنایت
میحانے جسے بخشی تھی برکت

اس آیت میں حضرت مصلح موعود نے اپنے بچوں میں صاحبزادی صاحبہ کو بھی شامل کیا تھا۔

صاحبزادی صاحبہ کی وفات پر ادارہ الفضل جملہ احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے اور اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا کرے آمین

OBESITY CURE موٹاپا کیور
HYPERTENTION CURE ہائی بلڈ پریشر کیور
DIABETES CURE ذیابیطس کیور
-/۱۵ روپے فی کیور۔ ڈاک -/۵ روپے
ایک ۱۱۱ سو گیارہ کیورز کا لٹریچر فری
کیور ٹیوٹیڈ لیبن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

میعاری ادارہ
میعاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

ضروری اعلان! احباب متوجہ ہوں
مورخہ ۷ جون تا ۹ جون بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار کو محترم حکیم انوار احمد جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھوں سے قائم ہونیوالے واحد ادارہ
"دواخانہ حکیم نظام جان"
کے نگران اور حضرت حکیم نظام جان کے صاحبزادہ ہیں۔ اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ حسب سابق ۷½ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک
پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوانِ محمود
میں ضرورت مند مریضوں اور خواہشمندوں کو مشورہ دیں گے۔ گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیں
پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ سے معلومات حاصل کریں۔

ضرورت ہے،
ہمیں لنزا ریسٹورنٹ ایرکنڈیشنڈ (جس کا عنقریب افتتاح ہو رہا ہے) میں سروس کرنے کے لئے ویٹرز کی فوری ضرورت ہے۔
تعلیم کم از کم میٹرک پاس ہو اور کسی اچھے ریسٹورنٹ میں کام کا تجربہ ہو، خواہشمند حضرات لنزا ریسٹورنٹ میں صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے بالمشافہ ملیں۔
منیجر لنزا ریسٹورنٹ
۱۵/۳ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴